سوال

(53) فوت شدہ نمازیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی آدمی ہسپتال میں مسلسل دو دن بے ہوش رہا تو کیا ہوش آنے کے بعد اسے فوت شدہ نمازیں پڑھنا ہوں گی، قرآن وحدیث کے مطابق اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شعور گم ہونے کی صورت میں انسان کے ذمے مالی حقوق ساقط نہیں ہوتے لیکن بدنی عبادات مثلاً نماز اور روزہ وغیرہ ساقط ہو جاتا ہے البتہ ہوش آنے کے بعد رمضان کے روزوں کی قضا واجب ہو گی لیکن نمازوں کی ادائیگی اس کے ذمے نہیں ہے کیونکہ یہ سوئے ہوئے شخص کی طرح نہیں ہے کہ وہ جب بیدار ہو تو فوت شدہ نمازوں کو ادا کرے۔ اس لیے کہ سوئے ہوئے شخص میں ادراک ہوتا ہے اگر اسے بیدار کیا جائے تو وہ بیدار ہو سکتا ہے لیکن بے ہوشی میں بتلا انسان کو اگر بیدار کیا جائے تو وہ بیدار نہیں ہو سکتا، بے ہوش انسان کی فوت شدہ نمازوں کے متعلق اہل علم کے دو اقوال ہیں:

1 جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ بے ہوشی کے دوران رہ جانے والی نمازوں کی قضا اس کے ذمے نہیں ہے، چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پر ایک رات بے ہوشی طاری رہی تو انھوں نے اس دوران فوت ہونے والی نمازوں کی قضا نہیں دی تھی۔[1]

2 کچھ اہل علم کا موقف ہے کہ بے ہوش آدمی اپنی فوت شدہ نمازیں ادا کرنے کا پابند ہے وہ اس سلسلہ میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا عمل پیش کرتے ہیں کہ ان پر ایک دن اور ایک رات بے ہوشی طاری رہی تو انھوں نے ہوش میں آنے کے بعد فوت ہونے والی نمازوں کی قضا دی تھی۔[2] ہمارے رجحان کے مطابق جمہور اہلِ علم کا موقف صحیح ہے جس کی ہم نے پہلے ہی وضاحت کر دی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مصنف عبد الرزاق، ص ۴۷۹، ج ۲۔

[2] مصنف عبد الرزاق: ص ۴۷۹، ج ۲۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:84

محدث فتویٰ